

1 عمومی جائزہ

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار			
م 20ء	م 19ء	م 18ء	
			شرح نمو (فیصد)
-0.4	1.9	5.5	حقیقی جی ڈی پی
2.7	0.6	4.0	زراعت
-2.6	-2.3	4.6	صنعت
-7.8	-2.6	5.1	جس میں: ایل ایس ایم
-0.6	3.8	6.3	خدمات
11.5	6.3	4.6	ص ا ق (مدتی اوسط) الف
4.8	10.2	9.1	نئی شعبے کا شرح
8.5	5.1	4.8	رسد زر (ایم ٹی) ب
1.1	-1.1	11.9	برآمدات
-16.2	-3.4	18.4	درآمدات
12.6	2.9	16.2	ٹیکس حاصل - ایف بی آر
-4.0	-13.7	-9.2	شرح مبادلہ (+ اضافہ / - کمی) % ب
11.0	10.75	6.0	پالیسی رینٹ
10.7	10.0	5.7	شہینہ بازار زر کی شرح
			ادب اھریکی ڈالر
10.8	10.5	11.6	ایسٹ بینک زر مبادلہ ذخائر (ختم مدت) ب
17.0	16.0	14.8	کارکنوں کی ترسیلات زر
2.1	0.9	2.1	پاکستان میں ایف ڈی آئی ب
-2.8	-10.3	-13.0	جاری کھاتے کا توازن
			فیصد جی ڈی پی ا
-4.0	-5.1	-4.3	مالیاتی توازن
-1.4	-4.8	-5.4	جاری کھاتے کا توازن
15.4	15.6	17.3	سرمایہ کاری

ع = مجموعی زح = حقیقی؛ اعداد و شمار کے آخذ: الف = پاکستان دفتر شماریات؛ ب = ایسٹ بینک؛ ج = وزارت خزانہ

بہتری کے باعث صنعتی شعبے کی کارکردگی مسلسل بہتر ہو رہی تھی۔ غذا اور کھاد کی بحالی سے مدد ملی اور معاشی تیزی زیادہ تر قابل برآمد ذیلی شعبوں جیسے ٹیکسٹائل، چمڑا اور سینٹ میں بہتر نمو کی وجہ سے بڑھی۔

جب معیشت مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں داخل ہوئی تو کورونا وائرس کی وبا کی بنا پر ہونے والی بندشوں نے منفی اثرات ڈالنا شروع کر دیے ورنہ حالیہ دور میں استحکام کے ضروری اقدامات کے بعد معاشی پیش رفت سازگار تھی۔ حقیقی، مالیاتی اور بیرونی شعبوں میں بگاڑ آیا لیکن مہنگائی کے منظر نامے میں بہتری ایک استثنا تھی۔ سہ ماہی کے اواخر کے قریب پیداواری اور خوردہ سرگرمیاں دونوں معطل ہو کر رہ گئیں اور معاشی سرگرمی میں نمایاں سکڑاؤ آیا (جدول 1.1)۔ کووڈ 19 کا دھچکا اتنا شدید تھا کہ 68 سال بعد پاکستان کی حقیقی جی ڈی پی کا عبوری تخمینہ مالی سال 20ء کے لیے 0.4 فیصد منفی نمو لگایا گیا۔

جیسے بیشتر دیگر ممالک میں متوقع ہے، پاکستان کی جی ڈی پی میں یہ سکڑاؤ صنعتی اور خدمات کے شعبوں کی پیداوار میں زوال کی بنا پر ہے۔ لاک ڈاؤن سے پہلے مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے پہلے دو مہینوں کے دوران بڑے پیمانے پر ایشیا سازی (ایل ایس ایم) میں بتدریج

تاہم مارچ مالی سال 20ء کے دوران کورونا وائرس کی وبا کی بنا پر تعطل سے ایل ایس ایم میں ہونے والی ابتدائی بحالی پر منفی اثر پڑا اور اس کی نمو ماہہ ماہ بنیاد پر 22.0 فیصد کم ہو گئی۔ تاہم شعبہ زراعت کو وڈ 19 سے زیادہ تر محفوظ رہا اور مالی سال 20ء کے دوران اس میں مثبت نمو دیکھی گئی۔ اہم فصلوں کی کارکردگی بہتر رہی حالانکہ ناسازگار موسمی حالات اور وباؤں اور ٹڈی دل کے حملوں کے باعث پیداوار متاثر ہوئی۔ لاک ڈاؤن اور ایشیا فروخت کرنے والے شعبوں کی جانب سے پیداوار کی کم سطح کی بنا پر مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران شعبہ خدمات کی نمو تیزی سے گری اور مالی سال 20ء کے لیے منفی ہو گئی۔

اسی طرح مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے اواخر میں معیشت کو اتنے بڑے دھچکے کی بنا پر مالیاتی شعبے کی کارکردگی بھی کم ہونے لگی۔ خصوصاً پہلی ششماہی کے بنیادی بجٹ فاضل کے لحاظ سے ہونے والے نمایاں فوائد مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران خسارے میں تبدیل ہو گئے۔ ایف بی آر ٹیکسوں کے تمام زمروں کی نمو مالی سال کے شروع میں حوصلہ افزا بہتری ریکارڈ ہونے کے بعد مارچ مالی سال 20ء میں منفی ہو گئی۔ جب لاک ڈاؤن کے آغاز سے نقل و حرکت معطل ہوئی اور خصوصاً غیر رسمی شعبے میں بیروزگاری تیزی سے بڑھی تو معاشرے کے محروم ترین طبقات کو براہ راست مدد فراہم کرنے کے لیے شدید دباؤ سامنے آیا۔

مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں استحکام کی کوششوں نے مثبت اثرات ڈالے تھے جس سے مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے آخر میں حکومت کو 1.24 ٹریلین روپے کے مفید ریلیف پیکیج کا اعلان کرنے میں مدد ملی۔ براہ راست رقوم کی تقسیم کے علاوہ اس میں زراعت، تعمیرات اور برآمدات کے لیے خصوصی شعبہ جاتی اخراجات بھی شامل تھے۔ اس پیکیج پر عملدرآمد جاری ہے اور اگلے چند ماہ میں یہ خسارے میں اضافہ کرے گا۔

بیرونی محاذ پر جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ گھٹ کر پچھلے سال کی سطح کے صرف ایک چوتھائی پر آ گیا۔ اس کا سبب خاص طور پر تیل کی پست بین الاقوامی قیمتوں کے ہمراہ کم ملکی طلب کی بنا پر توانائی کی درآمدات میں تیزی سے کمی، کارکنوں کی ترسیلات زر میں مناسب نمو اور خدمات کے خسارے میں نمایاں کمی تھی۔ جاری کھاتے کے خسارے میں بہتری کے ساتھ کثیر فریقی رقوم کی آمد اور کچھ بیرونی سرمایہ کاری نے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ کیا جو فروری مالی سال 20ء میں دو سال بعد 12.8 ارب ڈالر کی سطح تک پہنچ گئے۔

تاہم جب کو وڈ 19 کی بنا پر پیدا ہونے والے عالمی بحران کے دوران بیرونی سرمایہ کاروں نے مارچ مالی سال 20ء میں تمام ابھرتی ہوئی منڈیوں میں اپنے ملکی قرضے کی تحویل کو ترک کر دیا تو اسٹیٹ بینک کے ذخائر کم ہونے لگے اور اسی مہینے روپے کی قدر گھٹ گئی۔ اس کے

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء

علاوہ برآمدی وصولیوں اور کارکنوں کی ترسیلات زر پر منفی اثر ہوا جس کے باعث مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں تیسری سہ ماہی میں جاری کھاتہ بگڑ گیا۔ عمومی طور پر پاکستان کی اثاثہ جاتی قیمتوں اور مالی منڈیوں میں کووڈ 19 کا اثر پیشتر دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کے خطوط پر رہا ہے۔

اس کے برعکس مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں مہنگائی کے نتائج بہتر ہو گئے۔ ابتدا ہی میں غذائی شعبے میں گذشتہ سہ ماہی کے رسدی تعطل کے باعث عمومی مہنگائی شدید تھی حالانکہ صارف اشاریہ قیمت کے غیر غذائی غیر توانائی (NFNE) جز کے لحاظ سے قوزی مہنگائی میں قدرے مستحکم رہی تھی، اور مہنگائی کی توقعات قابو میں تھیں۔ چنانچہ زری پالیسی کمیٹی نے اپنے جنوری 2020ء کے اجلاس میں پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ تاہم جب کورونا وائرس دنیا بھر اور پاکستان میں پھیلنا شروع ہوا تو مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے اواخر میں صورت حال تیزی سے بدلنے لگی۔ چنانچہ ملکی طلب کی نمایاں سست روی، مستحکم ہوتی ہوئی غذائی مہنگائی اور تیل کی تاریخی پست بین الاقوامی قیمتوں کی بنا پر وسط مدتی مہنگائی کے امکانات میں مزید بہتر آئی۔

چونکہ مہنگائی کا منظر نامہ سازگار تھا اس لیے زری پالیسی کمیٹی نے 22 ماہ بعد اپنا موقوف تبدیل کیا اور پالیسی ریٹ میں 625 بی پی ایس کی مجموعی کمی کی جس کا آغاز وسط مارچ مالی سال 20ء میں اس کے باقاعدہ اجلاس سے ہوا جس کے بعد مئی مالی سال 20ء میں اگلے باقاعدہ اجلاس سے قبل دو ایلین ہنگامی اجلاس اور جون مالی سال 20ء میں ایک اور ہنگامی اجلاس ہوا۔ اسٹیٹ بینک نے مختلف نوامکاری اسکیمیں جاری کر کے ان فیصلوں کو مزید تقویت دی۔ ان اسکیموں کا مقصد گھرانوں اور فرموں کی قلیل مدتی ضروریات پوری کرنے، لاک ڈاؤن کے دوران روزگار کو تحفظ دینے اور مرض کے علاج کے لیے طبی آلات کی درآمد میں سہولت فراہم کرنے کے ساتھ کووڈ 19 کے بعد کی فضا میں معاشی سرگرمی کو متحرک کرنے اور برآمدات میں مستحکم تیزی لانے کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنا تھا۔

مالی سال 20ء کے دوران اب تک کے حالات کا جائزہ لیں تو یہ بات عیاں ہے کہ ابتدا ہی میں راسخ دانشمندانہ پالیسیاں اختیار کرنے سے موزوں نتائج برآمد ہوئے۔ مالیاتی استحکام کے لیے نمایاں اقدامات بنیادی بجٹ توازن میں ششماہی فاضل پر منتج ہوئے، جو 2016ء کے بعد پہلا فاضل تھا۔ زری پالیسی میں دانشمندانہ اور فعال طرز عمل قوزی مہنگائی میں نرمی لانے کا باعث بنا اور شرح مبادلہ کی پالیسی میں تبدیلی کر کے مارکیٹ کی متعین کردہ شرح مبادلہ اپنانے کے عمل نے کووڈ 19 سے پہلے کے ماحول میں جاری کھاتے کا خسارہ تیزی سے گھٹانے اور زر مبادلہ ذخائر کا مضبوط بفر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان بہتر معاشی مبادیات نے منفی اثرات سے نمٹنے کے لیے مالیاتی اور زری پالیسی میں رد و بدل کی گنجائش فراہم کر دی جب مالی سال کی دوسری ششماہی سے معیشت پر کووڈ 19 نے اچانک حملہ کیا۔

ساتھ ہی ساتھ یہ ضروری ہے کہ اس عالمی وبا کی وجہ سے آنے والا دلچسپ بلند اور پائیدار وسط مدتی نمو کی راہ میں طویل عرصے سے حائل ساختی رکاوٹوں سے نمٹنے کے لیے کیے جانے والے ہنگامی اقدامات کو متاثر نہ کرے۔ اس سلسلے میں زیر نظر رپورٹ کے ایک خصوصی سیکشن میں نمو اور ترقی کے حوالے سے تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت کی اہمیت اجاگر کی گئی ہے۔ اس میں پیداواریت اور مہارتیں بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے تاکہ لیبر فورس برآمدات سے تحریک پانے والی نمو اور صنعت کاری کے پاکستان کے اہداف پورے کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکے۔

معاشی منظر نامہ

جدول 1.2: 26 جون 2020ء تک کووڈ 19 سے نمٹنے کیلئے اسٹیٹ بینک کی مختلف اسکیموں کے تحت پیشرفت*	
1,817	1 - برطرفیوں سے بچانے کی خاطر اجرتوں کی ری فنانس اسکیم کاروباری اداروں کی تعداد جنہیں مالکاری میا کی گئی
1,183,242	ملازمین کی تعداد جن کا احاطہ کیا گیا
119.1	منظور شدہ مالکاری کی رقم (ارب روپے)
2 - قرضوں کا التوا اور تشکیل نو**	
1,045,173	قرض لینے والوں کی تعداد جنہیں ریلیف فراہم کیا گیا
566.2	ایک سال تک ملتوی کی گئی اصل رقم (ارب روپے)
112.8	قرضوں کی رقم جن کی تشکیل نو کی گئی (ارب روپے)
3 - کووڈ 19 سے مقابلے کی خاطر اسپتالوں کے لیے ری فنانس اسکیم	
35	اسپتالوں کی تعداد
6.3	منظور کردہ مالکاری کی رقم (ارب روپے)
4 - فنڈ منصوبوں کے قیام یا توسیع مبی ایم آر کے لیے ری فنانس اسکیم	
16	منصوبوں کی تعداد
9.7	منظور شدہ مالکاری کی رقم (ارب روپے)
* کووڈ 19 سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی اسکیموں کے تحت درخواستوں اور منظور یوں کی تعداد کے بارے میں تفصیلات اور تازہ معلومات کے لیے وزٹ کیجیے: www.sbp.org.pk/corona-update.html	
** 26 جون 2020ء تک مجموعی پوزیشن۔	
اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان	

جوں جوں معیشت مالی سال 20ء کے اختتام کی طرف جارہی ہے کورونا وائرس کی وبا کی وجہ سے کئی معاشی محاذوں پر دشواریوں کی بنا پر غیر یقینی کیفیت کا سامنا ہے۔ سب سے زیادہ تشویش کا باعث اس مرض کے پھیلاؤ میں تیزی سے اضافہ ہے۔ روز بروز مریضوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور یہ واضح ہو رہا ہے کہ وبا ابھی تک نقطہ عروج پر نہیں پہنچی۔ اس بڑھی ہوئی غیر یقینی کیفیت کی عکاسی اسٹیٹ بینک کے حالیہ سرویز میں بھی ہوئی ہے۔ مئی 2020ء کے اعتماد صارف سروے میں اعتماد صارف اور متوقع معاشی حالات دونوں میں تیزی سے بگاڑ نظر آیا جبکہ مارچ 2020ء میں اس میں بہتری آئی تھی۔ اسی طرح اپریل 2020ء کے اعتماد کاروبار سروے میں

مجموعی کاروباری اعتماد اپنی تاریخی پست ترین سطح پر تھا۔ اہم بات یہ ہے کہ پاکستان اس معاملے میں دوسروں سے الگ تھلگ نہیں کیونکہ معاشی غیر یقینی کا عالمی اشاریہ¹ بھی اپریل 2020ء میں اپنی بلند ترین تاریخی سطح پر تھا جس سے پتہ چلتا ہے کہ موجودہ حالات میں عالمی سطح پر غیر یقینی کیفیت پائی جاتی ہے۔

تاہم آگے چل کر معاشی سرگرمیوں میں بتدریج بہتری کے امکانات ہیں کیونکہ حکومت لاک ڈاؤن کو نرم کر رہی ہے اور بیشتر شعبوں کو سرگرمیاں بحال کرنے کی اجازت دے رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں رسدی لحاظ سے بحالی آسکتی ہے گوکہ ٹڈی دل کے حملوں سے شعبہ زراعت کا منظر نامہ خطرے سے دوچار ہے جس کے جاری خریف سیزن کی پیداوار پر ناسازگار اثرات پڑ سکتے ہیں۔ تاہم مالی سال 21ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی کا 2.1 فیصد کا ہدف حاصل کرنے کے لیے مضر طلب میں متوازی بہتری درکار ہوگی۔ اس کے لیے مالی سال 21ء کے بجٹ میں پی ایس ڈی پی کی مختص رقوم کا مؤثر استعمال درکار ہوگا جبکہ اسٹیٹ بینک کی اسکیمیں کاروباری اداروں اور صارفین دونوں کی سیالیت کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد دے رہی ہیں۔ ان اسکیموں کی بلند طلب سے ظاہر ہوتا ہے کہ کووڈ 19 کے باعث معاشی عاملین کو شدید دباؤ کا سامنا ہے جبکہ بڑھتی ہوئی منظوریوں کی امداد میں اضافہ کر رہی ہیں جس سے طلب و رسد پر واپاکی وجہ سے پڑنے والے منفی اثرات کو محدود کرنے میں مدد ملے گی (جدول 1.2)۔

مالیاتی محاذ پر جب کووڈ 19 کے دھچکے کے اثرات ظاہر ہونے لگے تو سال کے ابتدائی حصے میں حاصل شدہ استحکام زائل ہو گیا۔ مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران اخراجات میں اضافہ ہوا جبکہ محاصل کی نمو بہت گھٹ گئی۔ چنانچہ تخمینہ ہے کہ مالی سال 20ء کے لیے مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 9.0 فیصد تک پہنچ جائے گا جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں 4.0 فیصد تھا۔ اس وقت جب ہم مالی سال 21ء میں قدم رکھ رہے ہیں، یہ امکان ہے کہ معاشرتی و معاشی معاونت کے بے حد ضروری پیکیج پر عمل درآمد سے آئندہ مہینوں میں حکومتی اخراجات بلند رہیں گے۔ تاہم مالی سال 21ء کے لیے 6.57 ٹریلین روپے کے مجموعی محاصل کا ہدف ہمت آزما ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ پست معاشی سرگرمی کے ماحول میں مالی سال 20ء کے مقابلے میں خاصی نمو درکار ہوگی۔ چونکہ متوقع طور پر محاصل کا بڑا حصہ جاریہ اخراجات، جیسے سودی ادائیگیاں اور پنشن، میں کھپ جائے گا اس لیے حکومت کو مالی سال 21ء کے دوران پی ایس ڈی پی کے اخراجات کو بجٹ کے مطابق رکھنے کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ قرض کے انتظام کی موثر پالیسی اختیار کرنی ہوگی۔

مہنگائی کا منظر نامہ حوصلہ افزا ہے گوکہ خطرات سے پاک نہیں۔ پست ملکی طلب آئندہ مہینوں میں عمومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے رجحان کو مزید نرم رکھنے اور تیزی مہنگائی میں استحکام قائم رکھنے میں معاون رہے گی۔ نتیجتاً مالی سال 21ء کے دوران توقع ہے کہ مہنگائی 7.0-9.0 فیصد کی حدود میں رہے گی۔ تاہم پیٹرول کی قیمتوں میں حالیہ اضافے نے یہ خطرہ پیدا کر دیا ہے کہ مہنگائی کا رجحان ان حدود کی بالائی سطح کی طرف ہوگا۔ اگرچہ پست عالمی طلب آنے والے مہینوں میں تیل کی بین الاقوامی قیمتیں کم رکھ سکتی ہے تاہم اوپیک کے ارکان کی جانب سے تیل کی رسد میں کسی بڑی کٹوتی پر اتفاق ہوا تو مہنگائی اور اس کی مستقبل کی توقعات دونوں کے بڑھنے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ٹڈی دل کے مزید شدید حملے ہوئے یا کووڈ 19 کے باعث رسدی زنجیر میں تعطل آیا تو غذائی تحفظ کو نقصان پہنچ سکتا ہے جو بلند مہنگائی پر منتج ہوگا۔

بیرونی شعبے کا منظر نامہ خاصا تسلی بخش ہے کیونکہ جاری کھاتہ قابو میں رہنے کی توقع ہے۔ اگرچہ کووڈ 19 کے بعد کے ماحول میں بحال ہوتی ہوئی عالمی طلب کی وجہ سے حریف برآمد کنندگان کے درمیان سخت مقابلہ برآمدات کی فوری بحالی کو محدود کر سکتا ہے تاہم آئندہ مہینوں کے دوران کم ملکی طلب اور تیل کی پست بین الاقوامی قیمتوں کے باعث درآمدات کم رہنے کی توقع ہے۔ اگرچہ کارکنوں کی ترسیلات زر کم رہ سکتی ہیں کیونکہ موجودہ تعطل اور تیل کی گرتی ہوئی قیمتوں نے خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کے ممالک کی معیشتوں پر دباؤ ڈالا ہے، تاہم بین الاقوامی سفر پر پابندیوں کے باعث خدمات کی درآمدات سے کچھ سہارا مہیا ہو سکتا ہے۔ تاہم کثیر ملکی رقوم کی آمد مزید بڑھ سکتی ہے اور عالمی سرمایہ جاتی رقوم کی آمد میں کچھ کمزوری کی تلافی کر سکتی ہے کیونکہ مختلف بین الاقوامی اداروں نے حکومتوں کو وبا سے متعلق امدادی کوششوں سے نمٹنے کے لیے رقوم دینے کا وعدہ کیا ہے۔